سوال

(120)دوران نماز بعض لوگوں کا بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوران نماز بعض لوگ سورۂ فاتحہ یا کوئی سورت شروع کرتے وقت بسم اللہ آواز بلند نہیں پڑھتے، اس کے متعلق قرآن وحدیث سے راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سورۂ فاتحہ یا کسی اور سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے کیونکہ یہ ہر سورت کی آیت ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ اسے جہری نمازوں میں باآواز بلند پڑھا جائے یا اسے آہستہ پڑھا جائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ باآواز بلند پڑھنے کو مسنون قرار دیتے ہیں جبکہ جمہور اہل علم کے نزدیک بسم اللہ کو اونچی آواز سے پڑھنا مسنون نہیں ہے۔ فریقین کے پاس دلائل ہیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنھم کے ہمراہ نمازیں پڑھی ہیں، میں نے ان سے کسی کو اونچی آواز سے بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا ہے۔ [مسلم، الصلوٰۃ: ۶۰۵]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اونچی آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ [مسند امام احمد، ص: ۱۷۰، ج ۳]

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ وہ لوگ آہستہ بسم اللہ پڑھتے تھے۔ [صحیح ابن خزیمہ، ص: ۲۵۰، ج ۱]

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران نماز بسم اللہ کو آہستہ پڑھا جائے جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھی اور بسم اللہ باآواز بلند پڑھی اور فرمایا کہ میں نماز کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کر رہا ہوں۔ [دار قطنی، ص: ۳۰۸، ج ۱]

ان روایات کے پیش نظر ہمارا موقف ہے کہ دوران نماز بسم اللہ کو پڑھنا دونوں طرح جائز ہے، البتہ آہستہ پڑھنے کے متعلق احادیث زیادہ صحیح اور واضح ہیں، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد رشید امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ [زاد المعاد، ص: ۱۹۹، ج ۱]

بعض احادیث میں بسم اللہ پڑھنے کا ذکر نہیں ہے، انہیں راوی کے عدم علم یا قراءت کے آہستہ پر محمول کیا جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد:2 صفحہ:152